حیاۃ الانبیاء

تصنیف

حضرت امام ابوبکر احمد بن الحسین بیہقی رضی اللہ عنہ

ترجمہ وتخریج
حضرت علامہ محمد عباس رضوی صاحب
پاکستان

ترتیب وتقدیم
جناب محمد فاروق خان صاحب رضوی
صدر سنی حنفی آرگنائزیشن (ایس ایچ او)، ناگپور



ناشر سنی حنفی آرگنائزیشن (ایس ایچ او)
نزد دیواڑیا کانگریس بھون، بھالدار پورہ، ناگپور (مہاراشٹر) انڈیا۔
e-mail : sunni_hanfi_organization@gmail.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ

حیاۃ الانبیاء فی قبورہم

تصنیف

حضرت امام ابوبکر احمد بن الحسین بیہقی رضی اللہ عنہ

ولادت ۳۸۴ھ ــــــ وصال ۴۵۸ھ

ترجمہ وتخریج

حضرت علامہ محمد عباس رضوی صاحب

پاکستان

ترتیب، تقدیم وتصحیح

جناب محمد فاروق خاں صاحب رضوی

صدر سنی حنفی آرگنائزیشن (ایس ایچ او) ناگپور

حسب فرمائش

عبد الوکیل رضوی صاحب

(صدر رضا اکیڈمی، ناگپور برانچ)

ناشر سنی حنفی آرگنائزیشن (ایس ایچ او)

نزد دیواڑیا کانگریس بھون، بھالدارپورہ، ناگپور (مہاراشٹر) انڈیا۔

حالات مصنف

حضرت امام ابوبکر احمد بن الحسین بیہقی رضی اللہ عنہ

از: جناب محمد فاروق خان رضوی
صدر سنی حنفی آرگنائزیشن (ایس ایچ او) ناگپور

نام ونسب :

کنیت ابوبکر، اسم گرامی احمد ہے۔ سلسلہ نسب یہ ہے۔ احمد بن حسین بن علی بن عبداللہ بن موسیٰ۔ آپ کی ولادت ماہ شعبان المعظم ۳۸۴ھ میں بیہق میں ہوئی۔ بیہق ایک گاؤں کا نام ہے جو نیشاپور سے ساٹھ میل کے فاصلہ پر آباد تھا۔ اس گاؤں کی نسبت سے ہی آپ بیہقی کہلائے۔

تحصیل علم :

اللہ تعالیٰ نے امام بیہقی کو قبول علم، غیر معمولی صلاحیت سے نوازا تھا۔ انہوں نے دستور زمانہ کے مطابق پہلے اپنے شہر اور مضافات کے علماء سے علم حاصل کیا پھر وہ مزید علم وتفقہ حاصل کرنے کے لیے اسلامی شہروں کی طرف متوجہ ہوئے۔ رحلت وسفر کے مصائب ومشکلات جھیلتے ہوئے پورے ذوق وانہماک کے ساتھ مقتدر علماء وفقہا سے کسب علم کرتے رہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے نیشاپور، بغداد، جبال، کوفہ، بصرہ، مکہ، مدینہ ودیگر اسلامی شہروں کا سفر کیا۔ آپ نے جن مقتدر علماء ومشائخ سے علم حاصل کیا ان کی تعداد کا احاطہ دشوار ہے۔ چند اہم شیوخ کے نام یہ ہیں۔

امام عبداللہ حاکم، ابوالحسن محمد بن حسین علوی، ابوطاہرین محمش، ابوبکر بن فوزک، ابوعلی روز باری، عبداللہ بن یوسف بن ناموبہ، ابوعبدالرحمٰن سلمی، ہلال بن محمد، ابوالحسین بن بشران، ابن یعقوب ایادی، حسن بن احمد بن فراس، جناح بن نذیر۔ وغیرہ۔ (تذکرۃ الحفاظ، جلد ۳، صفحہ ۳۱۰)

علم وفضل :

آپ تورع وزہد میں وہی خصائل رکھتے تھے جو علماء ربانین میں ہونے چاہیئے۔ امام بیہقی قوت حفظ اور ثقاہت واتقان میں امتیازی شان رکھتے تھے۔

حضرت امام ابن سبکی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ۔" امام بیہقی مسلمانوں کے ائمہ ہداۃ میں سے دین متین کے داعی تھے۔ وہ علم وفضل کے پہاڑ اور اپنے پورے دور میں عدیم المثال و یکتائے روزگار، میدان علم کے شہسوار، حاذق الفن، محدث سرعت فہم، جودت طبع اور ذہن کی دراکی میں بے نظیر تھے"۔

(تذکرۃ المحدثین، جلد۲)

حافظ امام ذہبی علیہ الرحمہ نے آپ کا تذکرہ "الامام الحافظ صاحب التصانیف" کے الفاظ سے شروع کیا ہے۔ ایک مقام پر فرماتے ہیں۔" عنده عوال وبورك له في عمله لحسن مقصده وقوة فهه وحفظه۔" یعنی آپ کے پاس عالی اسناد احادیث تھیں آپ کی حسن نیت، قوت فہم اور قابل رشک حافظہ کی وجہ سے آپ کے علم میں بے حد برکت ہوئی۔" (تذکرۃ الحفاظ، جلد۳، صفحہ ۳۱۰)

صاحب مشکوٰۃ حضرت امام ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

" امام بیہقی حدیث وفقہ کی واقفیت اور ان کی تدریس وتصنیف میں یگانہ روزگار تھے یہ امام ابوعبداللہ حاکم کے نامور شاگردوں میں سے ہیں۔ بعض محدثین فرماتے ہیں حفاظ حدیث میں سے سات ایسے محدث گزرے ہیں جن کی تصانیف بہت عمدہ ہیں اور لوگوں کو ان سے بہت نفع پہنچا، جن کے اسماء گرامی یہ ہیں (۱) امام ابوالحسن علی بن عمر دارقطنی (۲) امام حاکم ابوعبداللہ نیشاپوری (۳) حافظ مصر امام ابومحمد عبدالغنی ازدی (۴) امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی (۵) حافظ مغرب ابوعمر بن عبدالبر نمری (۶) امام احمد بن حسین بیہقی (۷) امام ابوبکر احمد خطیب بغدادی۔ (مشکوٰۃ شریف، باب اسماء الرجال، صفحہ ۴۶۵)

امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔" محدثین کا اتفاق ہے کہ امام حاکم کے شاگرد امام بیہقی حدیث کی طلب وتحری میں ان سے فائق تھے"۔ (تبیین کذب المفتری۔ صفحہ ۲۶۶)

علامہ ظہیر الدین بیہقی لکھتے ہیں۔" فن حدیث میں ان کا کوئی ہمسر اور ثانی نہ تھا ان کے زمانہ میں خراسان کے اندر کسی کو ان کی مرضی وسند کے بغیر حدیث بیان کرنے یا اس میں کسی قسم کے تصرف کرنے کی مجال نہ تھی"۔

امام بیہقی فقہ میں حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ کے پیرو تھے، انہوں نے اس مکتب فقہ کی

تہذیب و تنقیح اور ترویج و اشاعت میں نمایاں کارنامے انجام دیئے ہیں۔انھیں فقہ اور فن حدیث و علل حدیث میں پوری مہارت تھی۔خدائے تعالیٰ نے احادیث مختلفیہ کے جمع کرنے کا انھیں خوب ملکہ عطا فرمایا تھا۔محدث امام الحرمین (امام جوینی) نے ان کے بارے میں فرمایا۔''**ما من شافعی الا وللشافعی علیہ منة الا البیہقی فان لہ علی الشافعی منة لتصانیفه فی نصرة مذهبه**'' دنیا میں سوائے امام بیہقی کے اور کسی شافعی کا احسان امام شافعی رضی اللہ عنہ کی گردن پر نہیں ہے، وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنی تمام تصانیف میں امام شافعی کے مذہب کی نصرت و تائید کی ہے اور اسی وجہ سے اس مذہب کا رواج دوبالا ہو گیا''۔ (تذکرۃ الحفاظ، جلد۳، صفحہ۳۱۰)

امام ابن سبکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ۔''کوئی شافعی المذہب امام بیہقی کی تصنیفات سے بے نیاز نہیں رہ سکتا''۔

ایک وقت کے فقیہ نے حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا کہ جامع مسجد میں ایک تخت پر بیٹھے ہوئے ہیں اور فرما رہے ہیں۔''آج میں نے کتاب فقیہ احمد (یعنی بیہقی) سے فلاں فلاں حدیث کا استفادہ کیا ہے''۔

محمد بن عبدالعزیز رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جو مشہور فقیہ ہیں فرماتے ہیں کہ۔''ایک روز میں نے خواب دیکھا کہ ایک صندوق زمین سے آسمان کی طرف اڑا جا رہا ہے اور اس کے گرد اگرد ایک ایسا چمکتا ہوا نور ہے جو آنکھوں کو خیرہ کرتا ہے میں نے دریافت کیا یہ کیا چیز ہے ؟ تو فرشتوں نے جواب دیا کہ یہ امام بیہقی کی تصنیفات کا صندوق ہے جو بارگاہ رب العزت میں مقبول ہو گیا ہے''۔

تصانیف :

امام بیہقی فن حدیث میں یگانہ روزگار اور بے نظیر تھے ان سے بکثرت حدیثیں روایت کی گئیں اور انہوں نے اس فن میں متعدد کتابیں اپنی یادگار چھوڑیں ہے۔ بقول علامہ سمعانی علیہ الرحمہ کے۔''امام بیہقی کے پاس احادیث کا بہت بڑا وسیع ذخیرہ تھا اور انہوں نے متعدد بے مثال تصنیفات چھوڑی ہے''۔امام بیہقی نے جس ذوق وشوق اور تلاش و جستجو کے ساتھ علوم وفنون کے گراں بہاں

موتیوں کو اپنے دامن میں سمیٹا ان کی نظیر معاصرین میں مشکل سے ہی مل سکتی ہے۔آپ نے جو ذخیرہ کتب لکھا ہے ان کی تعداد تقریباً ایک ہزار کے قریب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کے علم میں بڑی برکت اور فہم میں کامل قوت عطا فرمائی تھی ۔انکی یادگار میں ایسی ایسی عجیب تصانیف موجود ہے جو ان سے پہلے لوگوں سے ظاہر نہیں ہوئی تھی ۔آپکی مشہور تصانیف میں سے چند یہ ہے۔(۱) کتاب الاسماء والصفات (۲) دلائل النبوۃ (۳) السنن الکبیر (۴) السنن الصغیر (۵) کتاب الاعتقاد (۶) شعب الایمان (۷) مناقب الشافعی (۸) الدعوات الکبیر (۹) کتاب الخلافیات (۱۰) مناقب الامام الاحمد (۱۱) احکام القرآن للشافعی (۱۲) الدعوات الصغیر (۱۳) اثبات الرویۃ (۱۴) کتاب البعث والنشور (۱۵) الزہد الکبیر (۱۶) کتاب آلاداب (۱۷) کتاب الاسریٰ (۱۸) الاربعین (۱۹) فضائل الاوقات (۲۰) اثبات عذاب القبر (۲۱) الترغیب والترہیب (۲۲) المصنف فی فضائل الصحابۃ (۲۲) کتاب المعارف (۲۳) کتاب الاسریٰ (۲۴) المعرفۃ (۲۵) حیات الانبیا۔۔۔وغیرہ۔۔۔ابن خلکان لکھتے ہیں۔ تبلغ تصانیفہ الف جزء"ان کی تصانیف کی ضخامت ایک ہزار اجزاء تک پہونچتی ہے۔ (وفیاث۔جلدا،صفحہ۴۶)

چند اہم تلامذہ :

آپ کے چشمۂ علم سے سیراب ہونے والوں کی بہت بڑی تعداد ہے ان میں سے چند اہم تلامذہ کے اسماء گرامی یہ ہیں۔شیخ الاسلام ابو اسماعیل انصاری، ابوالحسن عبیداللہ بن محمد احمد، اسماعیل بن احمد، ابوعبداللہ فراوی، ابوالقاسم شامی، ابوالمعالی محمد بن اسماعیل فارسی، عبدالجبار بن عبدالوہاب دہان، عبدالجبار بن محمد خواری، عبدالحمید بن محمد وغیرہم

وفات :

امام بیہقی کا وصال ہفتہ کے دن ۱۰/جمادی الاوّل ۴۵۸ھ کو شہر نیشاپور میں ہوا۔ ان کو تابوت میں رکھ کر بیہق میں لایا گیا اور خسروجرد میں دفن کیا گیا۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

۱) اخبرنا ابو سعيد احمد بن محمد بن الخليل الصوفى فقال انباء ابو احد عبدالله بن عدى الحافظ قال ثنا قسطنطين بن عبدالله الرومى قال ثنا الحسن بن عرفة قال حدثنى الحسن بن قتيبه المدائنى ثنا المستلم بن سعيد الثقفى عن الحجاج بن الاسود عن ثابت البنانى عن انس رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الانبيآء احياء فى قبور هم يصلون : هذا حديث يُعَدّ فى افراد الحسن بن قتيبه المدائنى وقد روى عن يحيى بن ابوبكر عن المستلم بن سعيد-[۱]

حدیث نمبر : ۱

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔" انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں"۔

یہ حدیث حسن بن قتیبہ کے مفردات میں شمار کی گئی ہے اور یہ یحییٰ ابن ابوبکر عن المستلم بن سعید سے بھی روایت کی گئی ہے۔[۱]

۲) وقد روى عن يحيىٰ بن ابى بكر عن المستلم بن سعيد، وهو فيما اخبرنا الثقة من اهل العلم قال انباء ابو عمرو بن حمدان قال انباء ابو يعلىٰ الموصلى ثنا ابو الجهم الا زرق بن على ثنا يحيىٰ بن ابى بكير ثنا المستلم بن

حدیث نمبر :۲

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔" انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز

[۱] مسند ابی یعلیٰ ۔۶/۱۴۷، مجمع الزوائد ۔۸/۲۱۱، فتح الباری ۔۶/۳۵۲، مرقاۃ ۔۳/۲۴۱، الجوھر المنظم ۲۲، وفا الوفا ۔۴/۱۳۵۲، کتاب الاعلام ۔۲/۱۶۳، الکامل ۔۲/۳۹۷، القول البدیع ۔۱۶۷، مدارج النبوۃ ۔۲/۴۴۷، سعادۃ الدارین ۔۱۸۰، مختصر الفتاویٰ لابن تیمیہ ۔۱۷۰، فیوض الحرمین ۔۸۰، نیل الاوطار ۔۳/۲۴۸

سعيد عن الحجاج عن ثابت عن انس بن مالك رضى الله عنه قال : قال رسو ل الله صلى الله عليه وسلم الا نبياء احياء فى قبور هم يصلون - [1]

پڑھتے ہیں"۔ [1]

۳) وقدروى من وجه آخر عن انس بن مالك موقوفا اخبرنا ابو عثمان الامام رحمه الله انباء زاهربن احمد انباء ابو جعفر محمد بن معاذ المالينى ثنا الحسين بن الحسن ثنا مؤمل ثنا عبيدالله بن ابى حميد الهذلى عن ابى المليح عن انس بن مالك : الا نبياء فى قبورهم احياء يصلون - [2]

حدیث نمبر :۳

ایک اور سند کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ روایت موقوفا بیان کی گئی ہے۔ حضرت ابوالملیح حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔ [2]

۴) وروى كما اخبرنا ابو عبدالله الحافظ ثنا ابو حامد بن على الحسنوى املاءً ثنا ابو عبدالله محمد بن العباس الحمصى ثنا

حدیث نمبر :۴

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے

---

[1] [2] مسندابی یعلیٰ ۔۶/۱۴۷، مجمع الزوائد۔۸/۲۱۱، فیض القدیر۔۳/۱۸۴، فتح الباری۔۶/۳۵۲، مرقاۃ۔۳/۲۴۱، الجوھر المنظم ۲۲، وفاالوفا۔۴/۱۳۵۲، کتاب الاعلام۔۲ /۱۶۳، الکامل۔۲/۷۳۹، زرقانی علی المواھب۔۶/۱۶۹، سبل الھدیٰ والرشاد۔۱۲/۳۶۰، شفاء السقام ۱۸۷، القول البدیع۔۱۶۷، مدارج النبوۃ۔۲/۴۴۷، سعادۃ الدارین۔۱۸۰، رسائل ابن عابدین۔۲/۲۰۲، مختصر الفتاویٰ لابن تیمیہ۔۱۷۰، نیل الاوطار۔۳/۲۴۸، السراج الوہاج شرح مسلم۔۱/۵۰۴

ابوالربیع الزهرانی ثنا اسماعیل بن طلحة بن یزید عن محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ عن ثابت عن انس رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم ، قال ان الا نبیاء لا یُترکون فی قبورهم بعد اربعین لیلةً و لکنهم یصلون بین ید ی الله عزوجل حتی یُنفَخَ فی الصُّور - ؎۱

و هذا ان صح بهذا اللفظ، فالمراد به والله اعلم لا یترکون الا هذا المقدار ثم یکونون مصلین فیما ید ی الله عزوجل کما روینا فی الحدیث الاول -

ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''انبیاء کرام اپنی قبروں میں چالیس روز کے بعد نہیں چھوڑے جاتے مگر یہ کہ وہ اللہ عزوجل کے حضور صور پھونکنے تک (یعنی قیامت تک) نماز پڑھتے ہیں''۔ ؎۱

یہ حدیث اگر ان الفاظ کے ساتھ صحیح ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اس مقدار (یعنی چالیس راتیں) چھوڑے جاتے ہیں، پھر اپنے رب کے حضور نمازیں پڑھتے ہیں جیسا کہ پہلی حدیث میں ہم نے روایت کیا۔

۵) فقد روی سفیان الثوری فی ''الجامع'' قال شیخ لنا عن سعید بن المسیّب قال : مامکث نبی فی قبره اکثرمن اربعین لیلةً حتی یرفعا -

حدیث نمبر : ۵

حضرت امام سفیان ثوری رضی اللہ عنہ نے اپنی ''جامع'' میں روایت کی ہے کہ ہمارے شیخ نے حضرت سعید بن المسیّب سے روایت بیان کی ہے، انہوں نے کہا کہ۔ ''کوئی نبی اپنی قبر میں چالیس راتوں سے زیادہ نہیں ٹھہرتا یہاں تک کہ اسے اٹھا لیا

؎۱ فردوس الاخبار لا مام دیلمی۔۱/۲۷۳، کنزالعمال۔۱۱/۳۲۷۴، مسند الشامیین لا مام طبرانی۔۱/۱۹۴، التعقبات علی الموضوعات۔۵۳، شفاء السقام۔۱۸۰، زرقانی شرح المواہب۔۳۳۵/۵، جذب القلوب۔۱۹۹،

جاتا ہے۔ ۱؎

٦) کما روینا حدیث المعراج اذا النبی صلی الله علیه وسلم رای موسیٰ علیه السلام قائماً یصلی فی قبره ثم راه مع سائر الانبیاء علیهم السلام فی بیت المقدس ثم رای هم فی السموات والله تبارک و تعالیٰ فعال لما یرید -

حدیث نمبر : ٦

جیسا کہ ہم نے حدیث معراج وغیرہ میں روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھتے دیکھا پھر دیگر تمام انبیاء کرام کے ساتھ بیت المقدس میں دیکھا، پھر آسمان میں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

٧) ما اخبرنا ابوالحسین علی بن محمد بن عبدالله بن بشران ببغداد انبانا اسماعیل بن محمد الصّفّار ثنا محمد بن عبدالملک الدّقیقی ثنا یزید بن هارون، ثنا سلمان التّیمی عن انس بن مالک ان بعض اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم اخبره ان النبی صلی الله علیه وسلم لیلة اسریٰ به سر علی موسی علیه السلام و هو یصلی فی قبره -

حدیث نمبر : ٧

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے خبر دی کہ بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی رات حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرے تو وہ اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔

۱؎ اس روایت میں یہ الفاظ حضرت سعید بن المسیب کے ہیں۔ یہ کوئی حدیث مرفوع نہیں بلکہ اس روایت کا موضوع ہونا ائمہ محدثین نے بیان کیا ہے۔ دیکھئے القول البدیع۔١٦٨، جذب القلوب۔١٨٨، روح المعانی۔٢٢/٢٨ وغیرہ

۸) واخبرنا ابوالحسين بن بشران انباء اسماعيل انباء احمد بن منصور بن يسار الرمادی ثنا يزيد بن ابی حكيم ثنا سفيان يعنی الثوری ثنا سليمان التيمی عن انس قال : رسول الله صلی الله عليه وسلم مررت علی قبر موسیٰ وهو قائم يصلی فی قبره ـ [۱]

حدیث نمبر : ۸

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''میں حضرت موسیٰ کی قبر سے گزرا تو وہ اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے ''۔ [۱]

۹) اخبرنا ابو عبدالله الحافظ ثنا ابوالعباس محمد يعقوب ثنا محمد بن عبدالله بن المناوی ثنا يونس بن محمد المودّب ثنا حماد بن سلمة ثنا سليمان التيمی و ثابت البنانی عن انس بن مالک ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال : أتيتُ موسیٰ ليلة اسرِیٰ بی عند الكثيب الاحمر وهو قائم يصلی فی قبره ـ [۲]

حدیث نمبر : ۹

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''جس رات مجھے معراج کرائی گئی میں حضرت موسیٰ کے پاس سرخ ٹیلے کے قریب آیا تو (میں نے دیکھا) وہ اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے''۔ [۲]

۱۰) اخبرنا احمد بن علی الحربی ثنا

حدیث نمبر : ۱۰

---

[۱] [۲] یہ حدیث سند کے لحاظ سے بالکل صحیح ہے، دیکھئے۔ صحیح مسلم ۔۲۶۸/۲، مسند امام احمد ۔۱۴۸/۳، سنن نسائی ۔۲۴۲/۱، مصنف عبدالرزاق ۔۵۷۷/۳، مسند ابویعلیٰ ۔۷۱/۶، صحیح ابن حبان ۔۱۳۹/۱، حلیۃ الاولیا ۔۳۵۳/۶، فردوس الاخبار ۔۲۵۶/۴، سیرت ابن اسحاق ۔۲۹۷/۱، شرح السنہ ۔۳۵۱/۱۳، طبرانی المعجم کبیر ۔۹۱/۱۱، نوادرالاصول ۔۴۰۹، الرسائل القشیر یہ ۔۱۸، کتاب الزہد لامام احمد ۔۹۵، السنن الکبریٰ للنسائی ۔۴۱۹/۱، تاریخ اصبہان لابی نعیم ۔۱۴۵/۲، کتاب الروح لابن قیم ۔۷۴، شفاء السقام ۔۱۸۳

حاجب بن احمد ثنا محمد بن یحیی ثنا احمد بن خالد الوھبی ثنا عبدالعزیز بن ابی سلمة عن عبدالله بن الفضل الهاشمی عن ابی سلمه بن عبدالرحمن عن ابی هریرة قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لقد رایتنی فی الحجر وانا اخبر قریشا عن سرانی فساء لونی عن اشیآء من بیت المقدس لم اثبتها فکربت کربا ما کربت مثله قط، فرفعه الله لی انظر الیه ما یساء لونی عن شیء الا انباء تهم به ۔ [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”میں نے اپنے آپ کو حطیم میں دیکھا جس وقت میں قریش کو سفر معراج کی تفصیل بتا رہا تھا۔ قریش نے بیت المقدس کی بعض ایسی اشیاء کے متعلق مجھ سے سوال کیا جو اس وقت میرے ذہن میں نہ تھیں۔ مجھے اس وقت اتنی پریشانی ہوئی کہ اس سے پہلے کبھی ایسی پریشانی نہ ہوئی تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو اٹھا کر میرے سامنے کر دیا۔ میں اس کی طرف دیکھ رہا تھا اور لوگوں کے سوالات کے جوابات دے رہا تھا“۔ [1]

۱۱) ما اخبرنا محمد بن عبد الله الحافظ ثنا ابوالعباس محمد بن یعقوب ثنا ابو جعفر احمد بن عبدالحمید الحارثی ثنا الحسین بن علی الجعفی ثنا عبدالرحمن بن یزید بن جابر عن ابی الا شعث الصنعانی عن اوس بن اوس قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

حدیث نمبر : ۱۱

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ”تمہارے دنوں میں افضل دن جمعہ کا ہے، اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے، اور اسی دن انہوں

---

[1] اس حدیث کی تخریج حدیث نمبر ۹،۸ کے مطابق ہے۔

افضل ایا کم الجمعة، فیه خلق آدم وفیه قبض ، وفیه النفخة، وفیه الصعقه، فاکثروا علی من الصلوة فیه فان صلا تکم معروضة علی : قالوا وکیف تعرض صلا تنا علیک وقد ادمت یقولون بلیت، فقال ان الله قد حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء علیهم السلام اخرجه ابوداؤد السجستانی فی کتاب السنن، وله شواهد۔[1]

نے انتقال فرمایا، اور اسی دن (قیامت کا) صور پھونکا جائے گا، اسی دن دوبارہ اٹھایا جائے گا۔ اس لیے اس روز مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھا کرو اس لئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے''۔ صحابہ کرام نے عرض کیا۔ ''ہمارا درود آپ پر کیسے پیش ہوگا ! حالانکہ آپ تو ختم ہو چکے ہوں گے'' (جیسا کہ کہتے ہیں کہ وہ بوسیدہ ہوگیا)، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کرام علیہم السلام کے جسموں کو کھائے''۔ اس کو ابوداؤد سجستانی نے اپنی سنن میں روایت کیا اور اسکے کئی شواہد ہیں۔[1]

۱۲) منها ما اخبرنا ابو عبدالله الحافظ ثنا ابوبکر بن اسحاق الفقیه ثنا احمد بن علی الا بّار ثنا احمد بن عبدالرحمن بن بکّار الدمشقی ثنا الولید بن مسلم حد ثنی ابورافع

حدیث نمبر : ۱۲

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''جمعہ کے روز مجھ پر

[1] سنن ابوداؤد۔ ۱/۱۵۷، نسائی فی المجتبیٰ۔ ۱/۲۰۳، ابن ماجہ، کتاب فرض الجمعہ۔ ۷۶، ابن ابی شیبہ۔ ۲/۵۱۶، مسند امام احمد۔ ۴/۸، مستدرک امام حاکم۔ ۴/۵۶، صحیح ابن خزیمہ۔ ۳/۱۱۸، صحیح ابن حبان۔ ۳/۷۸، سنن دارمی۔ ۱/۳۰۷، شعب الایمان۔ ۲/۱۱۰، دلائل النبوۃ لابونعیم۔ ۲/۵۶۷، تاریخ دمشق لابن عساکر۔ ۳/۱۵۷، نوادر الاصول۔ ۳۸۶، نسیم الریاض ۳/۵۰۲، کتاب الاذکار لامام نووی۔ ۱۰۶،

عن سعید المقبری عن ابی مسعود الانصاری رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال: اکثرو الصلاۃ علی یوم الجمعة، فانه لیس احد یصلی علی یوم الجمعة الا عرضت علی صلاته، قال ابو عبدالله رحمه الله : ابو رافع هذا هو اسماعیل بن رافع -[1]

زیادہ کثرت سے درود پڑھا کرو کیونکہ اس دن جو بھی مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے اس کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے"۔

اس حدیث میں ایک راوی ابورافع ہے۔ ابوعبداللہ (امام حاکم) نے کہا کہ یہ اسمعیل بن رافع ہے۔ [1]

۱۳) اخبرنا علی بن احمد عبد ان الکاتب ثنا احمد بن عبیدالصفّار ثنا الحسن بن سعید ثنا ابراهیم بن الحج ثنا حماد بن سلمه عن یزید بن سنان عن مکحول الشامی عن ابی اما مة قال : قال رسو ل الله صلی الله علیه وسلم : اکثروا علی من الصلوة فی کل یوم جمعة فان صلاة امتی تعرض علی فی کل یوم جمعة فمن کا ن اقربهم منی منزلة -[2]

حدیث نمبر : ۱۳

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔"ہر جمعہ کے روز مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو اسلئے کہ میری امت کا درود ہر جمعہ کے روز مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔اب جو مجھ پر زیادہ درود پڑھے گا وہ درجہ میں سب سے زیادہ میرے قریب ہوگا"۔[2]

۱۴) اخبرنا ابو الحسن علی بن محمد بن علی السّقاء الا سفرائنی قال حدثنی والدی

حدیث نمبر : ۱۴

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم حضرت

---

[1] مستدرک حاکم۔۲/۴۲۱،شعب الایمان۔۳/۴۲۱، کتاب الصلوۃ علی النبی۔۵۰،القول البدیع۔۱۵۹،جلاء الافہام لابن قیم۔۴۱،۔۔۔۔۔۔ [2] القول البدیع۔۱۵۸،شفاء السقام۔۴۹،فردوس الاخبار۔۱/۱۰۵،الترغیب والترھیب۔۲/۵۰۳

ابو علی ثنا ابو رافع اسامة بن علی بن سعید الرازی بمصر ثنا محمد بن اسماعیل بن سالم الصائغ حدثنا حکامة بنت عثمان بن دینار اخی مالک بن دینار قالت حد ثنی ابی عثمان بن دینار عن اخیه مالک بن دینار عن انس بن مالک خادم النبی صلی الله علیه وسلم قال: قال النبی صلی الله علیه وسلم "ان اقربکم منی یوم القیامة فی کل موطن اکثر کم علی صلاة فی الدنیا من صلی علیّ فی یوم الجمعة ولیلة الجمعة قضی الله له مائة حاجة سبعین من حوائج الاخرة وثلا ثین من حوائج الدنیا یو کل الله ملکا یدخله فی قبری کما ید خل علیکم الهدایا یخبرونی من صلی علی باسمه و نسبه الی عشیر ته فاثبته عندی فی صحیفة بیضآء - ؎۱

انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ "بے شک قیامت کے روز میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جودنیا کے اندر تم میں سب سے زیادہ مجھ پر درود پڑھتا ہوگا۔ جس نے جمعرات اور جمعہ کو مجھ پر درود شریف پڑھا اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائیگا۔ ستّر حاجتیں آخرت میں اور تیس حاجتیں اس دنیا میں نیز ایک فرشتہ اس کا موکل بنا دیا جائیگا جو کہ اسکا درود لے کر اسطرح میری قبر میں آئیگا جیسے تمہارے پاس کوئی تحفے وتحائف لیکر آتا ہے، جس نے مجھ پر درود شریف پڑھا وہ فرشتہ مجھے اسکے نام نسب اور خاندان کی اطلاح وخبر دیتا ہے پس وہ درود میں اپنے نورانی صحیفہ میں لکھ لیتا ہوں"۔ ؎۱

۱۵) و فی هذا المعنی الحدیث الذی اخبرنا ابو علی الحسین بن محمد الروزبادی انباء

حدیث نمبر: ۱۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

؎۱ شعب الایمان۔۳/۱۱۱، الترغیب والترھیب۔۱/۵۲۵، کنز العمال۔۱/۵۰۶، نور اللمعة فی خصائص الجمعہ۔۱۰۳، رواہ ابن بشکوال وابو لیمن ابن عساکر ودیلمی فی مسند الفردوس کذا فی القول البدیع۔۱۵۶

ابو بكر بن داسة ثنا ابوداؤد ثنا احمد بن صالح قال قرأت على عبدالله بن نافع قال اخبرني ابن ابي ذئب عن سعيد المقبري عن ابي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسو ل الله صلى الله عليه وسلم " لا تجعلو ا بيوتكم قبورا ولا تجعلوا قبري عيداً وصلو على فان صلات كم تبلغني حيث كنتم ۔[1]

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور میری قبر کو عید نہ بناؤ اور مجھ پر درود شریف پڑھتے رہا کرو، بے شک تمہارا درود شریف مجھے پہنچ جاتا ہے تم جہاں کہیں بھی ہو''۔[1]

١٦) وفى هذا المعنى الحد يث الذى اخبرنا ابو محمد عبدالله بن يحيى بن عبدالجبار السكّري ببغداد ثنا اسماعيل بن محمد الصفّار ثنا عباس بن عبدالله الترقفي ثنا ابو عبدالرحمن المقرى ثنا حيوة بن شريح عن ابى صخر عن يزيد بن عبدالله بن قسيط عن ابى هريرة رضى الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : " ما من احد يسلِّم عليّ الا ردّ الله روحى حتى ارُدُّ عليه السلام ۔[2]

حدیث نمبر : ١٦

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''جب بھی کوئی مجھ پر صلوۃ وسلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح کو میری طرف لوٹا دیتا ہے، یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں''۔[2]

---

[1] سنن ابی داؤد۔١/٢٧٩، مسند امام احمد۔٢/٣٦٧، حلیۃ الاولیا۔٦/٢٨٣، مسند ابی یعلیٰ۔١/٢٤٥، مصنف عبدالرزاق۔٣/٧١، طبرانی المعجم کبیر۔٣/٨٣، مصنف ابن ابی شیبہ۔٣/٣٤٥، التاریخ الکبیر للبخاری۔٣/١٨٦،

[2] ابوداؤد۔١/٢٨٦، مسند اسحاق بن راھویہ۔١/٤٥٣، مسند امام احمد۔٢/٥٢٧، شعب الایمان۔٢/٢١٧، طبرانی المعجم الاوسط۔٣/٣٨٧، الترغیب والترھیب۔٢/٤٩٩، تاریخ اصبھان۔٢/٣٥٣، الرسائل القشریہ۔١٦،

۱۷) و فی هذا المعنی الحدیث الذی اخبرنا ابو القاسم علی بن الحسن بن علی الطهمانی ثنا ابو الحسن محمد بن محمد الکارزیّ ثنا علی بن عبدالعزیز ثنا ابو نعیم ثنا سفیان عن عبدالله بن السائب عن زاذان عن عبدالله بن مسعود رضی الله عنه قال :

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم .....

" اِنَّ لِلّٰـه عزوجل ملائکة سیاحین فی الارض یبلغونی عن امتی السلام - [1]

حدیث نمبر : ۱۷

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ " بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو کہ زمین میں سیر کرتے ہیں اور میری امت کا سلام مجھے پہنچاتے ہیں"۔ [1]

۱۸) واخبرنا ابوالحسین بن بشران وابو القاسم عبدالرحمن بن عبید الله الحرقی قالا انباء حمزه بن محمد بن العباس ثنا احمد بن الولید ثنا ابواحمد الزبیری ثنا اسرائیل عن ابی یحیی عن مجاهد عن ابن عباس رضی الله عنه قال : لیس احد من امة محمد صلی الله علیه وسلم یصلی علیه صلاۃ الا وهی تبلغه ، یقول له الملک، فلان یصلی علیک

حدیث نمبر : ۱۸

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ۔" امت محمدیہ کا جو بھی فرد حضور سید عالم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دیا جاتا ہے، ایک فرشتہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتا ہے کہ فلاں آدمی آپ پر اسطرح درود شریف

---

[1] سنن نسائی۔۱/۱۸۹، مسند امام احمد۔۱/۳۸۷، مصنف ابن ابی شیبہ۔۲/۵۱۷، مصنف ابن عبدالرزاق۔۲/۲۱۵، صحیح ابن حبان۔۳/۳۸۰، مسند ابو یعلی۔۵/۱۰۴، مستدرک الحاکم۔۲/۴۲۱، طبرانی معجم کبیر۔۱۰/۲۷۰، سنن دارمی۔۲/۲۲۵، شرح السنہ۔۳/۱۹۷، تاریخ بغداد۔۹/۱۰۴، کتاب الزہد۔۳۶۴، شعب الایمان۔۲/۹۹۱، حلیۃ الاولیا۔۴/۲۰۱، تاریخ دمشق لامام ابن عساکر۔۴/۱۶۵، طبقات الشافعیہ۔۱/۱۶۱، رسائل القشیریہ۔۱۲، الوفا لابن الجوزی۔۱۸۰، شفاء السقام۔۱۸۲

كذا و كذا صلاة - ۱

پڑھتا ہے۔ ۱

۱۹) اخبرنا علی بن محمد بن بشران انباء ابو جعفر الرازی ثنا عیسیٰ بن عبدالله الطیالسی ثنا العلاء بن عمرو الحنفی ثنا ابوعبدالرحمن عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال : من صلی علی عند قبری سمعة ومن صلی علی نائیاً منه ابلغته ۲ ابوعبدالرحمن هذا هو محمد بن مروان السدی فیما اری و فیه نظر و قد مفی ما یوکده - ۳

حدیث نمبر : ۱۹

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''جس نے میری قبر کے پاس مجھ پر درود شریف پڑھا میں اس کو خود سنتا ہوں اور جس نے قبر سے دور پڑھا وہ مجھے پہنچا دیا جاتا ہے''۔ ۲

ابوعبدالرحمٰن وہ محمد بن مروان سدی ہے میرے نزدیک اس میں نظر ہے۔ (یعنی وہ ضعیف راوی ہے) مگر اس حدیث کی تائید گذشتہ احادیث سے ہوتی ہے۔ ۳

۲۰) واخبرنا ابو عبدالله الحافظ انباء ابوعبدالله الصفّار ثنا ابوبکر بن ابی الدنیا حدثنی سوید بن سعید حدثنی ابن ابی

حدیث نمبر : ۲۰

حضرت سلیمان بن سحیم (تابعی جو ثقہ راوی ہے) نے فرمایا کہ مجھے خواب میں رسول

---

۱ مسند اسحاق بن راہویہ ۔۱۵۳، طبقات الشافعیہ الکبریٰ ۔۱/۱۶۹، مسند البزار ۔۴/۴۷، التاریخ الکبیر للبخاری ۔۶/۴۱۶، الکامل ۔۵/۱۷۴۷، الترغیب والترہیب ۔۲/۳۱۹، الجرح والتعدیل ابن ابی حاتم ۔۶/۲۹۶،

۲ الترغیب والترہیب ۔۲/۳۱۷، شعب الایمان ۔۲/۲۱۸، طبقات الشافعیہ ۔۱/۸۷، رسائل القشیریہ ۔۱۷،

۳ اس حدیث کا ایک راوی ابوعبدالرحمٰن محمد بن مروان سدی ہے جسکے بارے میں ائمہ نے فرمایا متہم بالوضع اور متہم بالکذب ہے۔ دیکھئے میزان الاعتدال ۔۴/۳۳، الضعفاء الکبیر ۔۴/۱۳۶، تہذیب الکمال ۔۱۷/۲۰۷، الصارم المنکی ۔۲۸۳،

الرجان عن سليمان بن سحيم قال: رايت النبی صلی الله علیه وسلم فی النوم فقلت : یا رسول الله صلی الله علیه وسلم هؤ لاء الذین یا تونک فیسلمون علیک ا تعقه سلا مهم ؟ قال نعم وارُدُّ علیهم ۔[1]

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی، میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، جولوگ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں اور سلام عرض کرتے ہیں کیا آپ ان کا سلام سنتے اور سمجھتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں! ہم ان کے سلام کا جواب بھی دیتے ہیں۔[1]

۲۱) وما یدل علی حیاتهم ما اخبرنا ابو عبدالله محمد عبدالله الحافظ اخبرنی ابو محمد المزنی ثنا علی بن محمد بن عیسیٰ ثنا ابو الیمان انباء شعیب عن الزهری قال اخبرنی ابو سلمة بن عبد الرحمن و سعید بن المسیب ان ابا هریرة رضی الله عنه قال : استبّ رجل من المسلمین و رجل من الیهود، فقال المسلم : والذی اصطفی محمد علی العالمین فاقسم بقسم فقال الیهودی، والّذی اصطفیٰ موسیٰ علی

حدیث نمبر : ۲۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی کی آپس میں تلخ کلامی ہوگئی۔ مسلمان نے کہا اس ذات کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں میں فضیلت عطا فرمائی۔ اور یہودی بولا کہ اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام جہانوں پر فضیلت بخشی۔ اس پر مسلمان نے یہودی کو زوردار طمانچہ ماردیا۔ یہودی

---

[1] الشفاء للقاضی عیاض۔۲/۶۴، شعب الایمان۔۳/۴۹۱، تہذیب تاریخ دمشق۔۳/۳۶۵، احیاء العلوم۔۴/۵۲۲،
امام حاکم نے فرمایا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ (مستدرک۔۲/۵۹۵) امام ابویعلیٰ نے کہا اس کے راوی صحیح بخاری کے راوی ہیں۔ (مجمع الزوائد۔۸/۲۱۱)

العالمين فرفع المسلم عند ذلک یده فلطم الیهودیَّ، فذهب الیهودی الی النبی صلی الله علیه وسلم فاخبره بالذی کا ن من امره وامرالمسلم فقال النبی صلی الله علیه وسلم لا تخیّر رنی علی موسیٰ فانّ الناس یصعقون فاکون اوّل من یفیق فاذا موسی با طشً بجانب العرش فلا اد ری ی أکان فیمن صعق فأفاق قبلی اوکان ممن استثنی الله عزوجل[1]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، اپنا اور مسلمان کا باہم ماجرہ سنایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مجھے موسیٰ پر فضیلت نہ دو کیونکہ لوگ (صور) کڑک سے بیہوش ہو جائیں گے اور سب سے پہلے مجھے افاقہ ہوگا۔ اچانک میں دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کا پایا پکڑے ہوں گے۔ میں از خود نہیں جانتا کہ وہ بیہوش ہونے والوں میں سے ہوں گے اور مجھ سے پہلے انہیں ہوش آجائے گا، یا پھر ان میں سے ہوں گے کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے اس سے مستثنیٰ فرمایا ہے۔[1]

۲۲) وفی الحدیث الثابت عن الاعرج عن ابی هریرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال : لا تفضلوا بین انبیاء الله تعالیٰ، فانه ینفخ فی الصور لیصعق من فی السموات و من فی الارض الا من یشاء الله نفخ فیه اخری فا کون اوّل من بعث فاذا

حدیث نمبر :۲۲

اور صحیح حدیث میں ہے جو کہ حضرت اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ۔ اللہ تعالیٰ کے نبیوں کو باہم ایک دوسرے پر فضیلت نہ دو اس لئے کہ

---

[1] صحیح بخاری۔۱/۳۲۵، مسلم شریف۔۲/۲۶۷، ابوداؤد شریف۔۲/۲۸۶، مسند امام احمد۔۲/۲۶۴، مصنف ابن ابی شیبہ۔۱۱/۵۱۱، مسند ابی یعلی۔۱۱/۵۲۰، شرح السنہ۔۱۵/۱۰۵، طبرانی معجم اوسط۔۱/۱۹۰، السنن الکبریٰ للنسائی۔۴/۴۱۸

موسی(آخذ) با لعرش، فلا ادری اخوسب بصعقة یو م الطور ام بعث قبلی - [1]

وھذا انما یصح علی ان الله جل ثنا رد الی الانبیاء علیھم السلام : اروا حھم فھم احیاء عند ربھم کا الشھداء ، فاذا نفخ فی النفخة لأولی صعقوا ثم لا یکون ذ لک موتا فی جمعیع معا نیه الا فی ذھاب الاستشعار فان کان موسیٰ علیه السلام ممن استثنی الله عزوجل بقوله : الا من شاء الله ، فانه عزوجل لا یذھب با ستشعاره فی تلک الحالة ویحاسبه بصعقه یوم الطیور -

آخر کتاب حیاة الانبیاء علیھم الصلاة والسلام والحمدلله رب العالمین وصلی الله علی سیدنا محمد واله وسلم -

جب صور پھونکا جائے گا تو آسمانوں اور زمین کی ہر جان پر غشی طاری ہوجائے گی، سوائے اس کے جسے اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ فرمائے گا۔ پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو سب سے پہلے مجھے اٹھایا جائے گا اچانک (میں دیکھوں گا) کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش کو پکڑے ہوئے ہوں گے، میں نہیں کہتا کہ کیا طور کی بے ہوشی ہی ان کی کفایت کرے گی یا وہ مجھ سے پہلے اٹھائے جائیں گے۔اور یہ صحیح ہے اس لیے کہ اللہ عزوجل نے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام پر ان کی روح لوٹا دی ہے میں اور اب وہ (تمام انبیاء) اپنے پروردگار کے یہاں شہداء کی طرح زندہ ہیں۔ [1]

چنانچہ پہلی بار صور پھونکا جائے گا تو سب پر غشی طاری ہوگی اور یہ کسی اعتبار سے موت نہ ہوگی بلکہ محض شعور کھو جانے کا نام ہوگا۔اب اگر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان عالی شان، اِلَّا مَن شاء اللہ، سے مراد یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اس سے مستثنیٰ کیا ہے اور طور کی غشی میں ہی ان کا محاسبہ ہو چکا ہے تو اللہ تعالیٰ اب اس حالت میں ان کا شعور بھی کھو جانے نہیں دے گا۔

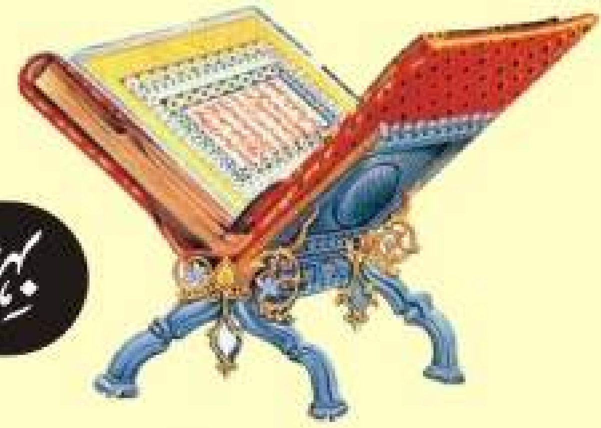
---

[1] صحیح بخاری۔۱/۳۲۵، مسلم شریف۔۲/۲۶۷، ابوداؤد شریف۔۲/۲۸۶، مسند امام احمد۔۲/۲۶۴، مصنف ابن ابی شیبہ۔۱۱/۵۱۱، مسند ابی یعلی۔۱۱/۵۲۰، شرح السنہ۔۱۵/۱۰۵، طبرانی معجم اوسط۔۱/۱۹۰، السنن الکبریٰ للنسائی۔۴/۴۱۸

يضل به كثيرا و
يهدي به كثيرا

عادت بنائیے

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ
کے ترجمہ قرآن "کنزالایمان" سے روزانہ کم از کم ایک
رکوع مع ترجمہ و تفسیر پڑھنے کی۔



بہترین کتابت میں "کنزالایمان" ہم سے حاصل کریں۔

ہفتہ واری

درسِ عقائد و اعمال

ہر سنیچر رات ۱۰ بجے

جناب محمد فاروق خان صاحب رضوی
صدر سنی حنفی آرگنائزیشن (ایس ایچ او)، ناگپور

بمقام

رضا اکیڈمی

قبرستان گیٹ کے پاس، مومن پورہ ناگپور ۱۸